رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہی | ۱۳ | دسمبر سنہ ۱۹۱۲ء | نمبر ۵۰

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک ا؍

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی ۲؍

ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد ۲؍

غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک ۳؍

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی ✦

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	ملے
چوتھائی کالم	صہ	ملے	للوعہ
نصف کالم	ملے	للعہ	دعہ
پورا کالم	للوعہ	دعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سہ	ماہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ✦

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

نئی کتابیں

ہند میں سنڈے سکول - مِن تصنیف ایڈورڈ اے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیے پر تا بیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر و ۶ر و ۸ر +

صحت جسمی - مِن تصنیف قاضی میر محمد کوئنجی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۹۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - مِن تصنیف عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری ہنگیس صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { مِن تصنیف ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر - اُردو ۸ر - اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک شخص کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر - ۸ر و ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ہ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مِن تصنیف ڈاکٹر ایڈتھہ براون صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو ۱۲ - فارسی اردو ۱۲ +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹیکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازمونکے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۳ - دسمبر ۱۹۱۲ء

فہرست مضامین

گلدستہ اخبار

وتیام باڈی (مدراس احاطہ) میں مسلمان لوگ ۱۲ مسجدوں میں جاکر روزمرہ ۵ مرتبہ ترکیوں کی لڑائی میں جیتنے کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں۔

ہیگ ٹریبونل (عدالت) میں گذرے ماہ روس کا دعویٰ پیش تھا کہ ٹرکی گورنمنٹ ۱۸۷۷ء کی لڑائی کے معاوضہ کی بقایا رقم جلد ادا کرے

بہار اور اڑیسہ کی آبادی ۳۴۴۹۵۵۸۳ ہے - جن میں سے ۳۶۶۶۸۸۱ مسلمان ہیں۔

جزائر جمیکہ میں ایسا طوفان آیا کہ وہاں کا بڑا شہر اور اس کے اردگرد کے کئی ایک ضلع قریباً نیست و نابود ہوگئے - پیشتر بھی ۱۹۰۷ء میں اس جزائر کو زلزلے نے خراب کیا تھا۔

پنجاب گورنمنٹ کا ارادہ ہے - کہ لاہور کے بڑے کتب خانے یعنے پبلک لائبریری کی عمارت سکول آف آرٹ کو دے کر ایک اور موقعہ لائبریری کے لئے تجویز کریں - اور میونسپل ہال کے قریب بنانے کا ارادہ ہے۔

جدید شہر دہلی کے دو ماہر معمار لندن سے آئے ہیں بڑے شہروں کو دیکھتے ہوئے دہلی پہونچینگے

دہلی کے شاہی داخلہ پر کونسل آف ہند کے تمام غیر سرکاری ممبروں کی طرف سے ایڈریس دینگے۔

چین کے ایلچی آئیندہ انتظام تبت کے متعلق مشورہ کرنے کو ہندوستان بھیجے گئے ہیں۔

خبر ہے کہ ٹرکی بھی بلقانی برادری میں شمولیت چاہتی ہے اسکی درخواست کی گئی ہے۔

مدبران لندن کی رائے میں بلقانی جھگڑے کا خاطر خواہ فیصلہ ضرور کیا جاویگا۔

اگرچہ آثار سنجیدہ ہیں - لیکن مزید جنگ نہ ہوگی - تمام طاقتیں اسکو مجرمانہ سمجھتی ہیں۔

روم کو خبر دی گئی ہے کہ برطانیہ اعظم کی مدد سے روس نے دول خارجیوں کو ملائے رکھا ہے۔

قسطنطنیہ کی خبر کہ کل ۲۷ کو بلغاریوں نے ایک مسیلون گاؤں میں پھر کیشی کی تھی۔

اُمیدیں روشن ہیں کہ طرفین میں شرائط مصالحت کا فیصلہ کامیاب ہوگا۔

روس میں جوش ہے کہ بلقان میں روسی نشان قائم کرنے میں گورنمنٹ سستی کر رہی ہے۔

سوموار کو ماسکو کے بازاروں میں ہمدردی بلقان میں تین لاکھ روپیہ جمع کیا گیا ہے۔

روس میں جا بجا سوسائٹیاں قائم کر رہے ہیں کہ بلقانی برادری کو سہارا دیا جائے۔

سفیر آسٹریا سے ملاقات زار روس کا نتیجہ بحق اتفاق کے خاطر خواہ تبلایا گیا ہے۔

زار نے بزور یقین دلایا کہ روس کا ارادہ پر امن ہے - سفیر اس پر شکر گذار تھا۔

سفیر آسٹریا نے کہا کہ سرویہ کا جھگڑا ابھی دوستانہ فیصلے پر چھوڑ دینگے - آفرین ہے۔

رومائی خبر ہے کہ البانیہ کا سوال تمام دول خارجیہ نے اصولاً پیش کر دیا ہے۔

البانیہ خود مختار رہے گا - دول خارجیہ آئیندہ اس کی نیوٹرلٹی کا ذمہ لینگی

شہر ایڈریانوپل طوفان زدہ ہے - وہاں قحط اور بے آئینی بری طرح پھیل رہی ہے۔

یورپ کی سلطنتیں گورنمنٹ ٹرکی پر زور ڈال رہی ہیں کہ وہ صلح کرے - مگر باشندگان ٹرکی اور ٹرکی کی افواج اس کی مخالف ہیں مجوزہ شرائط صلح یہ ہیں کہ دونوں محارب فریق جن جن مقامات پر قابض ہیں اسی طرح قابض رہیں یعنے مقدونیہ بعض مقامات کو چھوڑ کر اور البانیہ کو سواحل کو چھوڑ کر جو کہ سلطان کے زیر حکومت اب ابھی حکومت کرنیکا اختیار دیا جائیگا۔

"تاوان جنگ کے بارہ میں قرار دیا گیا ہو کہ فریقین اپنے اپنے مصارف برداشت کریں - لیکن اسیران جنگ کا خرچہ طرفین ادا کرینگے۔

اخبار کی بہار

گورنمنٹ کا حکم ہوا ہے کہ تار برقی کی خبریں جب لفافے میں بند کی جائیں تو گوند کے عوض پتیل کی گرمیاں شل گذشتہ کے استعمال کیجائیں۔

الہ آباد یونیورسٹی کی سالانہ سینٹ کی میٹنگ میں ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ڈاکٹر یوینگ مرحوم کی نسبت ایک ریزولیوشن پیش کیا اور بیان کیا کہ ان کے مرنے سے کل ممبروں کو بہت رنج ہوا اور اُن کے برابر لائق اور محنتی ممبر ملنا مشکل ہوگا۔

کلکتہ کی پولیس آجکل بہت کتے مار رہی ہے۔ اور اُن کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ شروع سال سے اُنہوں نے پانسو سے زیادہ کتے مارڈالے ہیں۔

سنگاپور کی میونسپلٹی نے حکم دیا ہے کہ ایک جنرکشا میں دو لوگ نہ بیٹھیں۔ کیونکہ کھینچنے والے شخص پر بہت بوجھ پڑتا ہے۔

قسطنطنیہ سے خبر آئی ہے کہ اب لڑائی سے زیادہ نقصان ہیضہ کر رہا ہے۔ اور روزمرہ ہزار سے زیادہ لوگ بیمار ہوتے ہیں جن میں سے نصف سے کم بچتے ہیں۔

اجمیر کے میو کالج میں وائسرائے صاحب اور لیڈی ہارڈنگ تشریف لے گئے اور موقعہ پر طالب العلموں کو انعام تقسیم ہوئے اور وائسرائے صاحب نے سپیچ میں بیان کیا کہ اس کالج نے ۱۹۰۳ء سے بہت ترقی کی ہے۔

سندھ کے ضلع لاڑکانہ میں ۱۳ ویں نومبر کو چوروں نے ڈاک گاڑی لوٹ لی اور دو تین مسافر جو ڈاک گاڑی میں تھے اُنکا اسباب بھی لوٹ لیا۔

دارجلنگ سے خبر آئی ہے کہ دو ڈاک کے ہرکارے برف میں دب کر مر گئے۔ اور چند تبتی لوگوں کا بھی یہی حال ہوا ہے۔ اور وجہ یہ ہے کہ وہاں رستے میں ۲ فٹ سے زیادہ برف پڑی ہے۔

سُنا جاتا ہے کہ ہندوستان کا فوجی سکول جہاں ہوائی جہاز پر اُڑنا سکھلایا جائیگا سیتاپور میں کھولا جائیگا ابھی یہ موقعہ طے نہیں ہوا ہے۔

لندن کونٹی کونسل اڈیوکیشن کمیٹی نے ۲۰ لاکھ روپے سے زیادہ سکوں کے لڑکوں کا معائنہ کیا۔ اور ان میں سے نصف سے زیادہ ایسے پائے جن میں کچھ نقص تھے۔ اور علاج ڈاکٹری کی ضرورت تھی۔

تبت سے خبر آئی ہے کہ ۵ ویں نومبر تک وہاں چینی اور تبتیوں میں لڑائی ہو رہی تھی۔ لیکن اب معلوم ہوتا ہے کہ جنرل کیلینی نے صلح کی ہے۔ اور لوٹینگے۔

ریشم کی نقل اب ایسی عمدگی سے ہوتی ہے کہ عام لوگ اصلی اور نقلی میں شناخت نہیں کر سکتے۔ اور چونکہ نقلی ریشم لکڑی کے گودے سے بنتا ہے وہ بہت سستا ہے۔ اس لئے اصلی ریشم کی پیداوار میں بہت کمی ہو جائے گی۔ کیونکہ ابھی سے جرمنی کے تجار ایسی تیاری کر رہے ہیں کہ ہندوستان کے پسند کے موافق نقلی ریشم بنا کے بھیجیں۔

ایچ آر۔ ایچ۔ دی ڈیوک آف کناٹ نے کینیڈا میں سپیچ دی اور کہا کہ اس وقت برٹش گورنمنٹ کو ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ کہ جنگی جہازوں کی تعداد بڑھائی جاوے۔ پس چونکہ کینیڈا کی گورنمنٹ اس وقت مدد پہونچا سکتی ہے۔ یہ گورنمنٹ ضرور شاہنشاہ انگلستان کی مدد کرے گی۔ ڈیوک آف کناٹ آجکل کینیڈا کے گورنر جنرل ہیں۔

گورنمنٹ کی ہندوستانی (منٹوں) کی رپورٹ سے ظاہر ہوا کہ امسال بہت ساورن اور نصف ساورن نہ بنائے جائیں گے قریباً ۲ ہزار ایک سو ساورن امسال خراب پائے گئے ہیں اور واپس کئے گئے ہیں اور ۳۰ لاکھ ساورن بنے ہوئے ہندوستان بھیجے گئے۔

انگلستان میں شیرنس کے قریب ایک ہوائی جہاز دکھلائی دیا جس کی نسبت یہ نہیں معلوم ہوا کہ وہ کس کا جہاز تھا۔ اور کیوں ایسی لاپسند حالت میں آیا تھا۔

مسٹر کارنیگی نے (جو دنیا میں سب سے امیر ہیں) ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ دیئے ہیں کہ امریکہ کے سابق پریذیڈنٹ اور ان کی بیواؤں کو بطور پنشن کے ملینگے۔

بحر الکاہل میں ایک جہاز جزائر فاکلینڈ کے قریب شکست ہوا لیکن بذریعہ بے تار کی برقی کے اُنہوں نے اپنی مدد کے لئے کچھ کشتیاں منگائیں۔ اور سب جانوں کے بچانے بعد جہاز نیچے بیٹھ گیا۔ اور سب مال ضائع ہوا۔

بمبئی میں گذرے ہفتے کے روز بہت سخت طوفان آیا اور اب خبر آئی ہے کہ وہاں کئی ایک دیسی ناؤ ڈوب گئیں اور جانیں بھی ضائع ہوئیں۔

ڈاک کے جہاز کو کئی ایک گھنٹے کے لئے روکنا پڑا اور مسافروں کے اُترنے میں دیر ہوگئی۔

بمبئی کے طوفان نے ناؤ اور جہازوں کے علاوہ زمین پر بھی بہت نقصان کیا ہے۔ کولابا کاٹن گریلامیس قریباً تین لاکھ روپے کی روئی بھیگنے کی وجہ سے خراب ہوگئی۔

کلکتہ سے خبر آئی ہے کہ گذرے اتوار کے روز کرلاٹولا کتانہ میں ۱۵ یا ۱۶ ڈاکو لوگوں نے گھس کر اور پوسٹ ماسٹر سے زبردستی چابیاں لے کر ڈاکخانے کے بکس میں سے ایک ہزار ایکسو روپے لوٹے اور جلد وہاں سے بھاگ گئے۔

دہلی میں ایک بڑا گرجا (کیتھیڈرل) بنانے کی اور ایک بشپ کے وہاں رہنے کے مسئلے زیر تجویز ہیں۔

کراچی سے خبر آئی ہے کہ آجکل اناج کے جہازوں پر لدنا بند ہے کیونکہ ہندوستان میں اور ملکوں کی نسبت اناج گراں ہو اور روئی بھی آجکل کم باہر جاتی ہے۔ کیونکہ شمالی ہند کے مہاجن لوگ فی الحال اپنی روئی رکھے ہوئے ہیں۔ شاید کہ موقعہ آوے کہ ہند میں روئی زیادہ قیمت پر فروخت ہووے۔

بنگال کی آبادی ۴۵۴۸۳۰۷۷ ہے۔ جس میں سے ۲۳۹۸۸۷۱۹ لوگ مسلمان ہیں۔

ایڈیٹوریل نوٹس

معافی

نمبر ۵

جبکہ گنہگار مستوجب عذاب اور سزا کے تھا تو اس پر بسبب اُس کے گناہوں کے عدل کا تقاضا تھا۔ اور عتاب و عذاب الٰہی کسی طرح سے اُس کو چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ لیکن جب اُس کا بدلہ دیا گیا تو اس کے بعد عادل خدا کی منظوری سے تائب گنہگار کے لئے معافی نامہ جاری کیا گیا۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ معافی آسانی سے نہیں ملی۔ اس کے لئے عوض کے سر پر تمام بوجھ آپڑا۔ حتیٰ کہ اُس کے عوض اپنی بیش قیمت جان قربان کرنی پڑی۔ اس لئے یہ معافی خون کے بڑے دام سے خریدی گئی۔ اور لکھا بھی ہے کہ بغیر لہو بہائے گناہوں کی معافی نہیں ہوتی۔ اس لئے راستباز نے ناراستوں کے لئے اپنی جان دے کر یہ معافی حاصل کی جو ایمان لانے والوں کو مفت بخشی جاتی ہے۔ اگرچہ اس معافی کا دام گرانبہا ہے۔ مگر گنہگار سے صرف یہ طلب کیا جاتا ہے کہ توبہ کر اور نجات کو مفت حاصل کر۔

اس لئے گو گنہگار کی طرف سے نجات کے متعلق کچھ ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ کیونکہ وہ گناہ کے سبب سے نہایت ناکارہ ہو گیا تھا بلکہ مثل مردہ کے جو کسی کام کے لائق نہ رہا تھا۔ اگر کوئی کسی قسم کا حصہ اس کا نجات کے عمل میں ہوتا تو وہ ضرور قاصر ہی رہتا اور نجات کا ملنا ناممکن ہوتا۔ اس لئے ایک شافی اور منجی کی ضرورت تھی جس نے یہ سب کام خود کیا اور منجی جہان نے نجات مفت گنہگار کو صرف تائب ہونے کی شرط پر مفت عنایت کی ہو تو کیا یہ بڑی نجات نہیں ہے جو کیا یہ بخشش بہا نجات نہیں ہے۔ اس سے بڑھکر اور دوسری بخشش اور رحم کا کام کیا ہو سکتا ہے۔

ایک سوال پر سوال

ہمعصر ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ نومبر ۱۹۱۲ء میں مسیحیت کی اشاعت آگ اور تلوار کے ذریعہ۔ عنوان کے متعلق ایک سوال کیا گیا ہے۔ جس کا جواب الزامی ہم دیکر ویسا ہی سوال ہمعصر موصوف سے کرتے ہیں۔

سوال

کہ مسیحیت ہر ایک ترقی کو اپنی طرف منسوب کرتی ہے اور مغربی قوموں کے بھاری عروج کو مسیحیت کا نتیجہ بیان کرتی ہے۔ اگر یہ بات درست ہے تو کیا وجہ ہے کہ جب مسیحیت نے پہلے پہل یورپ میں اپنا قدم جمایا اور عنان حکومت غیر مسیحی قوموں سے لیکر اپنے ہاتھ میں لی گئیں اس وقت یورپ میں ایک تاریکی اور ظلمت کا زمانہ شروع ہو گیا۔ اور غیر مسیحی آدمیوں کے زمانہ میں جو ملک میں امن و آسائش اور آزادگی اور شائستگی اور تہذیب تھی وہ سب کی سب نابود ہو گئی اور ہر ایک قسم کی خرابی مسیحی ممالک میں زور و شور سے جاری ہو گئی۔

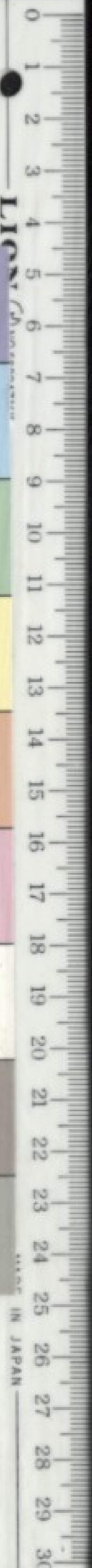
جواب

اس کا جواب صاف لفظوں میں یہ ہے کہ ضرور اس زمانہ کی حالت نہایت ابتر ہو گئی تھی۔ کیونکہ اس وقت کے مسیحیوں نے کلام مقدس کے برخلاف محض دنیاوی فائدوں کے لحاظ سے دین عیسوی کو چلانا چاہا جو اُن کی غلطی تھی۔ کیونکہ دینی اور ملکی باتیں بالکل علیحدہ علیحدہ امور ہیں۔ اور اُن کے ایسے غلط خیال نے اُن کی حالت کو گرا دیا۔ اور بجائے بہتر بننے کے وہ بدتر بنگئے۔ اور اُس زمانہ کو ڈارک ایجز کے نام سے پکارنا پڑا لیکن جب وہ غلطی مانی گئی اور حقیقی مذہب کی سمجھ آگئی تو تواریخ صاف پتہ دیتی ہے۔ کہ حالت دگرگوں ہو گئی تھی۔ مگر اس کا کوئی الزام دین عیسوی پر نہیں آسکتا۔ کیونکہ دین عیسوی کی تعلیم آج بھی وہی ہے جو اس زمانہ میں تھی محض غلطی اس کے پیراؤں کی تھی نہ دین عیسوی کی۔ پر جب اور جس وقت بائبل کے مطابق عمل درآمد ہوگا وہاں ہر قسم کی امن اور مسیحی خوبیوں کی برکتیں پھیلادیگی۔ اور وہ خبریں چل نظر آوینگے۔ مگر مسیحیوں کے کسی زمانہ کی گری ہوئی حالت کو پیش کر کے مسیحیت پر نقطہ چینی کرنا یہ صرف ہمعصر کا ہی شیوہ ہے جو عمل خلاف از عقل ہے۔

اب ایک سوال

اسلام کی موجودہ حالت کیوں ایسی گری ہوئی مانی جاتی ہے جس کا رونا تمام اسلامی اخبارات رو رہے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ ہر طرف سے اہل اسلام کی حالت ناگفتہ بہ ہو رہی ہے جسکا واویلا پڑا ہے۔ کیا یہ وہی بات نہیں ہے۔ جو اس وقت کے مسیحیوں کی ہم کہہ سکتے ہیں۔ جو بائبل سے غافل ہو گئے تھے۔ اور اپنی غلطیوں میں پڑ گئے تھے۔ اور کیا یہ کچھ تعجب کی بات تھی؟ جس حال میں کہ مسیحی مورخ اپنی قلم سے Dark Ages سیاہ کار زمانہ اس کا نام رکھتے ہیں۔ اس حال میں یہ اعتراض فضول ہے اور ہمارا الزامی سوال قائم ہوتا ہے۔

ہمعصر مسیحی تجلی پادری جے۔ ایم۔ الوم صاحب کی نسبت ذیل کا نوٹ اپنے رسالے ماہ نومبر ۱۹۱۲ء میں یوں درج کرتے ہیں کہ چند دن ہوئے کہ ہم نے ہندوستانی مسیحیوں کے ایک اور وفادار دوست اور خیر خواہ کے انتقال پر ملال کی خبر وحشت اثر سنی۔ چونکہ وہ ایک مدت مدید سے ہندوستان سے غیر حاضر تھے۔ لہٰذا ہندوستان چھوڑنے کے بعد اُن کی مسیحی خدمت کا حال جو ملک امریکہ میں انجام پاتی رہی ہم کو معلوم نہیں۔ اور نہ ہی اُن کی وفات حسرت آیات کے متعلق مفصل خبر ہم کو پہنچی ہے تو بھی اس خدا دوست اور انسان دوست شخص کی نسبت چند الفاظ تحریر کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہمارا اشارہ پادری جے۔ ایم۔ الوم صاحب کی طرف ہے جو غالباً ۱۸۸۳ء میں امریکن پریسبٹیرین مشن کے متعلق ہندوستان میں وارد ہوئے۔ کرسچین بوائز بورڈنگ سکول کا اہتمام اس وقت صاحب مرحوم کے ہاتھ میں دیا گیا۔ اور جس خوبی اور خوش اسلوبی سے انہوں نے اس کام کو انجام دیا اُسے وہی جانتے ہیں جنہیں اس محبت اور ہمدردی کے تلے کے سایہ عاطفت



میں رہنے کا موقعہ ملا جتنا عرصہ وہ ہندوستان میں رہے اُن کی زندگی سے چشمۂ فیض جاری رہا تھی! میں اب تک وہ دل پر نقش ہیں۔ جو اس وقت اُن کی زندگی میں چمکتی ہوئی نظر آتی ہیں۔

(۱) وہ اسباب کو مانتے تھے کہ ہندوستان میں بشارت کے کام کو کامیابی کے ساتھ وہی لوگ انجام دیں گے جو ہندوستان میں پیدا ہوئے ہیں۔ اور اسباب کو پورا کرنے کے لئے وہ مسیحی طلبا کو جن میں مسیحی خدمت اور انجیل کی منادی کی قابلیتیں دیکھا کرتے تھے اپنے گھر پر بلایا کرتے اور خاص کوٹھڑی میں بیٹھ کر اُن کے ساتھ مسیحی خدمت پر گفتگو کیا کرتے تھے۔ کئی مسیحی طالب علم جو اس وقت اپنے اپنے کاموں پر مامور ہیں ان خلوتی دعاؤں اور تقریروں کو یاد کرتے ہیں۔ اور شکرگزاری کے آنسوؤں کیساتھ یاد کرتے ہیں۔

(۲) مکوم صاحب کا ماٹو تھا۔ ضرور ہے کہ ہندوستانی کلیسیا بڑھے اور خادمان مشن گھٹیں۔ اُن کے نزدیک خدمات مسیحی کی انجام دہی کا آلہ پریسبٹیری تھا جس میں مشنری صاحبان۔ اور ہندوستانی خادمان دین برابر رائے زنی کا حق رکھتے اور دے سکتے ہیں۔ اسی لئے صاحب مرحوم نے بڑی کوشش اور محنت سے سوم مشن کا کام جاری کروایا تاکہ اس کام کے وسیلے ہندوستانی مسیحی پاسبانی اور بشارتی کام کی قابلیت اور لیاقت پیدا کریں۔

(۳) مکوم صاحب مسیحیوں کے دوست تھے کسی ملک کسی قوم کسی زبان کا مسیحی اُن کے دروازے پر جائے۔ صرف اس لئے کہ وہ مسیح کے نام سے کہلاتا تھا وہ اس کو اپنے دروازے سے بے نیل و مرام واپس نہیں کرتے تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کسی بھوکے کو اپنے دروازے سے بھوکا نہ جانے دو۔ ایک اور مقولہ ان کا اس وقت یاد آتا ہے۔ کہا کرتے تھے جب تک کسی کے حق میں اچھی بات نہ کہہ سکو تب تک کچھ نہ کہو۔ صاحب مرحوم میں سخاوت ہمدردی فیاضی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھیں۔ افسوس ہے کہ وہ ہندوستانی زبان نہ سیکھ سکے۔ اور غالباً اسی کمی یا نقص کے سبب سے اُن کو واپس جانا پڑا۔ لیکن اگر اُن کے حق میں وہ گواہی دیں۔ جو ڈیوڈ لونگ سٹون کے حق میں ایک افریقہ کے باشندوں نے دی تو حقیقت کے خلاف نہ ہوگا۔ ڈیوڈ لونگ سٹون نے افریقہ کی زبانوں کو نہیں سیکھا تھا۔ لیکن اُن کے درمیان محبت کی زبان سے بولتے رہے اور یہ شیریں زبان جو لفظوں میں نہیں بلکہ ہمیشہ عملوں اور فعلوں میں اپنے مطالب ادا کیا کرتی ہے۔ ایسی اچھی طرح افریقہ کے باشندوں کی سمجھ میں آئی کہ وہ ڈیوڈ لونگ سٹون کو ہمیشہ یاد کرتے رہے۔ مسٹر مکوم بھی پنجاب کے حدود دائرہ میں ہمدردی اور محبت کی زبان سے ایسی خاموش فصاحت اور بلاغت سے بول گئے کہ کبھی ان کے مسیحی کاموں اور نمونہ کے لائق زندگی کو نہیں بھولینگے۔ خداوند ان کی بیوہ کو صبر جمیل عطا کرے اور ان کی دنیوی ضروریات اپنے خزانۂ غیب سے رفع فرمائے۔"

ہمعصر مخزن مسیحی بحوالہ ایک ہندو رسالہ کے ذات کی بابت سے نقص بیان کرتا ہے جو بمبئی کے بڑے بڑے ہندو لوگ اب قبول کرنے لگے ہیں اور چاہتے ہیں کہ یہ ذات کی قید ہندو کونسلی سے توڑ دی جاوے۔ اور ذات کے توڑنے کے ذیل کے سبب بتلائے گئے ہیں

اول۔ اس لئے کہ ذات ذاتی پیدائش کے خیال سے سوشل حالت کی ترقی کو روکتی ہے۔

دوئم۔ ذات تعلیم کو مذہبی قوموں پر محدود کر کے جہالت میں ڈالتی ہے۔

سوئم۔ ذات کی بدولت بے شمار ذلیل اقوام ابتر حالت میں پڑی ہوئی ہند کے لئے مضر ہے۔

چہارم۔ ذات کے باعث جو مصنوعی طریقہ زندگی میں عمل میں لایا جاتا ہے اس سے بہت بڑا اختلاف پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یوں مختلف قوم کے لوگوں میں میل و محبت کی کمی ہوتی جائے گی جس قدر کہ علم میں ترقی ہوتی جائیگی۔

پنجم۔ ذات کی پابندی تمام ترتیبی انتظامات کو جو کوشش کے ساتھ ہند کی ترقی کے بارے میں کئے جاتے ہیں۔ روکتی ہے۔

ششم۔ ذات کی پابندی۔ دلی جوش اور بیداری کو دھکے کا ذریعہ ہے۔

ہفتم۔ ذات کی پابندی ہندو سوسائٹی کے حق میں برائیوں کی جڑ ہے۔ مثلاً ناموافق شادیوں یا بیواؤں کی شادی کی ممانعت۔

ہشتم۔ ذات عمدہ اور تیز طبیعت آدمیوں کو ترقی کرنے کیلئے آزادی نہیں دیتی ہے۔

نہم۔ ذات ہندو قوم کو نہایت کمزور بناتی جاتی ہے۔ مثلاً محدود قوم اور مقام میں شادی بیاہ کرنے۔

دہم۔ مختلف پیشے اور ذات کے لوگوں میں بیاہ شادی کرنا قوم کی ترقی اور بہبودی کا زبردست طریقہ ہے۔ ذات کی پابندی اس کو روکتی ہے۔

خوشی کی بات ہے کہ اب ہندو لوگ ذات کی خرابیوں سے واقف ہوئے ہیں۔ اور اسکو چھوڑنے پر زور دینے لگے ہیں کیونکہ ذات نے تو ہندو قوم کا ہر طرح سے کمزور کر دیا ہے۔

ہمعصر اہلحدیث مطبوعہ ۶ دسمبر ۱۹۱۲ء میں "جہاد اور اُسکی قسمیں" کے عنوان سے ایک ایڈیٹوریل مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں ایڈیٹر صاحب نے اسلام میں جہاد کو بڑے زور سے ثابت کیا ہے۔ اور جو بعض مسلمان جہاد کا انکار کر کے اس لڑائی کا نام دفاعی جنگ رکھا کرتے ہیں۔ اس کی بھی تردید کی گئی ہے لیکن پھر دو قسمیں یہ بھی مانی گئی ہیں (۱) ابتدائی (۲) دفاعی اور عملی۔ دو قسم کے جنگ بتلائے ہیں (۱) جسمانی جہاد (۲) مالی جہاد اور قرآن کی آیتوں سے جہاد کا ثبوت دیا۔ بلکہ صاف لکھا ہے۔ کہ جہاد وہ ہے جو آجکل شیران ترک و عرب کرتے ہیں۔ لیکن مجبوری کے سبب سے جہاں نہ ہو سکے وہاں ہجرت کرنا چاہئے۔

خصوصاً ہمارے مخالف احمدی صاحبان ذرا غور سے اس مضمون کا مطالعہ فرمادیں تو ان کو اشاعت اسلام والا لمبا چوڑا مضمون فضول تحریر معلوم ہوگا۔ جو ریویو آف ریلیجنز کے بہت سے نمبروں میں ہفتوں نکلتا رہا ہے۔

اقتباس

امن کامل امن

امن ہاں کامل امن: امن یہ ہی آسمانی خوشی بھری ہے اِس میں دلی خوشی اور اطمینان موجود ہے۔ باوجود اس غم بھری دنیا کے جس میں ہر قسم کے فکر اور اندیشے چاروں طرف سے دل کو مضطرب ہیں ڈالتے ہیں۔ ہم کو سچا امن حاصل نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ ہم میں گناہ موجود ہے۔ اور ہمارا ضمیر ہم کو الزام دیتا ہے اُس کی مثال موجزن سمندر ہو۔ جس کی لہریں تلاطم میں رہتی ہیں۔ یا سمندری پرندہ جبکہ لہریں تہ و بالا ہو رہی ہیں۔ جس قدر ضمیر روشن ہوگا۔ اسی قدر بے آرامی گناہ کی شناخت کے موافق مطابق زیادہ ہوگی۔ کیونکہ اس کو بخوبی روشن ہے۔ کہ گناہ خدا کی نظروں میں مستوجب سزا کے ہے۔ ہر ایک سلیم عقل والا انسان اس نتیجے تک پہونچیگا کہ ہر ایک ناراستی کی واجبی سزا ضرور ہوگی۔ جب مجھکو گناہ کی قباحت کی سوجھ آتی ہے تو میں یقین دل میں پاتا ہوں کہ اگر خدا گناہ کی سزا نہ دے تو وہ خدا ہی نہ ہوگا۔ اور اس بڑی مشکل کیلئے انجیل کا بڑا بھاری مژدہ میں منزوں ہے کہ یسوع مسیح کا خون تمام گناہ سے صاف کرتا ہو۔ تب میں خوشی سے متحیر ہوکر اس آیت کی بات سوچتا ہوں کہ وہ راستباز ہے اور اُس کو جو یسوع مسیح پر ایمان لاتا ہے راستباز ٹھہرادیگا۔ اور یہ عوضی کی خوشخبری مجھ کو گیستان میں مثل ایک کرے کے نظر آتی ہے اور میں اس کو تمام دل سے مانتا ہوں۔

ایک دیانتدار شخص اگر قرضدار ہو جاوے تو وہ ازحد بے آرام رہتا ہے۔ جب تک کہ وہ اس قرض سے آزاد نہ ہو جاوے لیکن جب اُس کا قرض ادا ہو گیا تو وہ خوشی سے اچھلتا ہے۔ اسی طرح سے جب مجھ کو معلوم ہوا کہ میرا گناہ کا بڑا بھاری بوجھ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ادا کیا گیا تو میرا دل امن سے خوشی اور شادمانی سے بھر جاتا ہے۔ (سی۔ ایچ۔ سپرجن)

مفید کہانی

ایک دیانتدار موچی

ملک امریکہ کے شکاگو شہر میں ایک دولتمند عورت نے نئی پہننے کی جوتی جسکے نیچے پر پندرہ سو روپیہ کا ایک موتی ٹکا ہوا تھا بھول سے ایک موچی کو مرمت کے لئے اس موتی سمیت دے دی اور جب پیچھے معلوم ہوا تب وہ ازحد گھبرائی۔ مبادا وہ موچی بے ایمانی کرے گا۔ مگر دیانتدار موچی نے وہ موتی اس جوتی کے ساتھ جیسے کا تیسا واپس کیا۔ اور جب وہ عورت اُس کو اس کی ایسی بڑی دیانتداری کا صلہ دینے لگی موچی نے انکار کیا اور جواب دیا ”میں اس سے آسودہ حال ہوں کہ میں دیانتدار ہوں اور یہ انعام میرے اور ہر ایک آدمی کے لئے کافی ہے۔“ ایم۔ ایم۔

جہاز ٹیٹانک کے بینڈ میں ویس ہارٹلے نامے یارک شائر کا ایک مسیحی دیندار جوان بینڈ ماسٹر تھا۔ کہتے ہیں کہ جہاز کی تباہی کے وقت اس نے عجیب مستقل مزاجی دکھلائی اور اس مصیبت اور رقت کے وقت میں اس نے ایسے سنجیدہ اور شیریں راگ بجوائے کہ جس سے جہاز شکنی سے ہلاک ہونے والوں کو ہمت اور بے خوفی حاصل ہوئی۔ یہ جوان بینڈ ماسٹر لڑکپن میں سنڈے سکول کا ہمیشہ حاضر ہونے والا طالب علم تھا اور بالغ ہو کے عرصہ تک سنڈے اسکول سپرنٹنڈنٹ بھی رہا تھا۔ ایم۔ ایم۔

ہندوستان سے قسم قسم کے ریشم فرانس کو بھیجے گئے ہیں اور وہاں ان پر پھول وغیرہ بنائے جائینگے۔

مراسلات

عبرتناک سانحہ

چند روز ہوئے ایک عورت جو کہ عیسائی مذہب رکھتی تھی جسکا نام یہاں درج کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس دار فانی سے دار البقا کو سدھار گئی۔ وہ دائی گیری کا کام کرتی تھی۔ اور مالدار عورت تھی۔ اور وہی عورت اپنے بزرگ پادری صاحب سے صرف اپنی نادانی کی وجہ سے عداوت رکھتی تھی جس جگہ وہ جاتی اسی جگہ پادری صاحب کی شکایت کرتی تھی اور کسی مسیحی کے گھر میں جانا گوارا نہ کرتی تھی۔ لیکن جانے کا اتفاق ہوتا تو بزرگ پادری صاحب کے حق میں کہتی تھی کہ کتا جب مریگا تو تمام روپیہ جس سے وہ تعلق رکھتی تھی اس کے تجہیز و تکفین پر خرچ کرونگی۔ اور دن رات یہی دعا کرتی تھی کہ پادری صاحب کا مردہ خوار ہو۔ خراب ہو۔ اور اُس کا بیٹا مرے۔ جن صاحب کے پاس وہ ایسی باتیں کرتی۔ وہ اُس کو لعنت ملامت کرتے اور کہتے تھے کہ ہم پادری صاحب (جو ایسے مہربان اور ہر ایک کے درد میں ہمدرد تھے) کے حق میں ایسا سننا نہیں چاہتے۔ اور سنکر اُن کا دل رہ نہیں سکتا تھا۔ فوراً بزرگ پادری صاحب کی خدمت میں عرض کر دیتے کہ فلاں عورت آپ کے حق میں ایسا کہتی تھی۔ پادری صاحب یہ بات سنکر ہنستے اور کہتے کہ خداوند عزوجل جانتا ہے جو کچھ بُرائی میں اُس سے کرتا ہوں اور اگر میں اُس سے بُرائی کروں تو اس شاعر کے کہنے کے مطابق جو اُس نے کہا ہے (ع)

تو بھلا ہے تو بُرا ہو نہیں سکتا اے ذوق
ہے بُرا وہ جو تجھ کو بُرا جانتا ہے۔

اور اگر تو ہی بُرا ہے تو وہ سچ کہتا ہے۔ کیوں بُرا کہنے سے اُس کے بُرا مانتا ہے۔) میرا حال ہو۔ پادری صاحب بھی مقولہ کہکر اُس بات کو ٹال دیتے تھے۔ واقعی پادری صاحب متحمل اور

باحوصلہ شخص ہیں۔ ایسے لوگ اس جہان میں ہونے چاہئیں۔ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں مغرور کا سامنا کرونگا۔ اتفاقاً وہ عورت ایک دن بیمار ہوگئی۔ اور اس کو ایسی بیماری لاحق ہوگئی کہ کوئی بیمار پرسی کے لئے اس کے پاس نہ جاتا تھا۔ بیمار ہونے سے پہلے اُس نے گرجاگھر میں جانا بند کیا ہوا تھا اور مسیحی لوگوں سے میل ملاپ بھی بند کر رکھا تھا۔ صرف ہندوؤں یا مسلمانوں کے گھروں میں جاکر کام کرتی اور وہی اُس کی امداد کرتے تھے۔ آخر جب اُس کو بیماری سے شفا نہ ہوئی۔ اور قریب المرگ ہوگئی۔ تو ہمسایہ لوگوں نے جاکر پولیس میں رپورٹ کی کہ فلاں محلہ میں فلاں عورت بیمار پڑی ہے۔ اسی اثنا میں پادری کو خبر لگی۔ وہ اور ایک اور اُن کے اور ایک ہمراہی تینوں اُس کی بیمار پرسی کے لئے گئے۔ ان دونوں تینوں آدمیوں کو وہ عورت دشمن جانتی تھی۔ جاکر اُس کی بیمار پرسی کی۔ اور کہا کہ چلو تم کو ہسپتال لے چلیں۔ اور تیرا علاج کرائیں اُس نے اُن کے ساتھ جانے سے انکار کیا اور بیمار پرسی کے صلے میں اُن نیک طینت اصحاب کو گالیاں دیں۔ تینوں اصحاب چپکے سے واپس چلے آئے اور وہ عورت دوسرے دن صبح کو دس بجے مرگئی۔ اور شام کو پولیس آئی۔ جو کچھ اس کا سرمایہ تھا سب یونہی برباد ہوگیا۔ جو کچھ جس کا جی چاہا لے گیا۔ مردہ آخرکار مردہ خانے پہونچایا گیا۔ چونکہ رات بہت گزرگئی تھی۔ مردہ صبح معائنہ سول سرجن کیلئے رکھا گیا۔ صبح کو سول سرجن نے مردہ پھاڑا اور مہتر نے مردہ الٹ پلٹ کرکے ننگا صندوق میں ڈالدیا۔ جب پادری صاحب نے سنا کہ ہماری دوست اس دار فانی سے رخصت ہوگئی ہے پیچھے ہسپتال میں گئے۔ ایک بزرگ پادری صاحب تھے اور ایک اُن کے دوست اور تیسرے ہمراہی دوست تینوں تھے۔ پادری صاحب نے خود اس عورت کی لاش کو اپنے ہاتھوں سے اُٹھاکر اور ایک صندوق میں ڈالا۔ نہ کسی نے اس کو غسل دلایا اور نہ ہی وضو کرایا اور نہ ہی کوئی کفن کا کپڑا تھا۔ خالی ایک پرانا کپڑا پھٹا ہوا جو پہلے مستعمل تھا وہی اوپر ڈالا گیا۔ اور انہوں تینوں دوستوں نے جنکو وہ جانی دشمن جانتی تھی خود انہوں نے اپنے ہاتھوں سے بند کیا۔ قبرستان میں لے گئے اور اُس کو جاکے گاڑا۔ سوائے ان تینوں شخصوں کے اور کوئی نہ تھا۔

غور کا مقام ہے۔ جو لوگ کلیسیا سے جدا ہو جاتے ہیں اور اپنے رہبر کی پیروی نہیں کرتے۔ اور نیک لوگوں کے راستوں میں گڑھے کھودتے تاکہ وہ اندھیرے میں گڑھوں میں گریں اور کانٹے اُن کو چبھیں چونکہ وہ لوگ بے قصور ہوتے ہیں۔ اور راہ راست پر ہوتے ہیں۔ وہ کانٹے خداوند تعالیٰ کی مہربانی سے گلزار کے پھول ہو جاتے ہیں۔ اور گڑھے ان کے لئے صاف راستے ہو جاتے ہیں خود ایسے کانٹے راہ پر بچھانے والوں کے پاؤں میں کانٹے لگتے ہیں۔ اور خود گڑھوں میں گرتے ہیں۔ کسی نے کہا ہے۔ گر دنی خویش آمدنی پیش۔ جو دوسرے کے لئے برا چاہتا ہے۔ اُس کا اپنا برا ہوتا ہے۔ وہ عورت جس کا اوپر بیان کیا گیا ہے۔ وہ اوروں کے خوار اور خستہ کرنے اور ستانے کے لئے آمادہ تھی۔ خود خوار و خستہ ہوئی اور عاقبت اس کی خراب ہوئی۔ جو مغروری کرتا ہے اور اپنے رہبر کی پیروی نہیں کرتا۔ اُس کا ایسا حال ہوتا ہے۔

اے خداوند تعالیٰ تو ہم میں ایسا دماغ پیدا نہ کر۔ اور ایسا دل نہ دے کہ جس سے ہم مغروری کریں۔ اور اپنے خدا اور رہبر کو نہ پہچانیں۔ بلکہ ایسا دل اور دل میں خوف دے تاکہ تجھ سے ڈریں۔ اور اپنے راہنما کی پیروی کریں۔ اور دوسروں کی دکھ درد میں مدد کریں۔ ہم کو اس عبرتناک واقعہ سے سبق سیکھنا چاہئے۔ اور راہ سے بھولے ہوئے کو راہ راست پر لانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

الراقم آئی۔ ڈبلیو۔ جوزف۔

---

۳ ضرورت ۳

مڈل سکول کے لئے ایک تجربہ کار اسسٹنٹ استاد کی ضرورت ہے۔ اگر گریجوایٹ ہو تو ترجیح دی جائیگی۔ تنخواہ حسب لیاقت ملیگی۔

درخواستیں معہ اسناد جو کہ واپس بھیجی جائینگی۔ پادری ڈی بی ولکی پرنسپل آگرہ کے نام آنی چاہئیں۔

روح القدس سے معمور خدمت

میرے عزیز اور ہم خدمت صاحبان کو واضح ہو کہ یہ مسئلہ بڑا دقیق اور عمیق ہے۔ کہ جس کو آپ اپنے شخصی تجربہ سے محسوس کر سکتے ہیں۔ اور جس خدمت پر آپ مامور ہیں اُس میں روح القدس کو اپنا کام کرتے دیکھ سکتے ہیں۔

پہلی قسم کی معموری ہر ایک مسیحی کی زندگی میں ہونا لازم اور ضروری امر ہے۔ جس سے اُس نے خداوند یسوع مسیح پر ایمان لاتے وقت اپنا نجات دہندہ اور تمام نعمتوں اور برکتوں کا سرچشمہ مانا تھا کیونکہ اس قسم کے بہت سے عیسائی ہیں۔ جنہوں نے محض دنیاوی لالچ کے سبب سے خداوند یسوع مسیح کو قبول کیا ہے۔ مگر روح القدس کا نام تک بھی نہیں سنا۔ دیکھو اعمال ۱۹: ۱-۲ تک۔ انہوں نے اُس سے کہا ہم نے سنا بھی نہیں کہ روح القدس نازل ہوا ہے۔ روح القدس حاصل کرنا تو درکنار ہے۔

لیکن دوسری قسم کی معموری کی ضرورت اُن کو ہے جو خداوند مسیح کے خادم ہیں۔

اوّل۔ وہ اس پاک و مقدس خدمت کو رکھتے ہوئے روح پاک کی معموری سے خالی ہیں۔ وہ درحقیقت خادم نہیں ہیں۔ ہم کو ان دو باتوں میں فرق کرنا چاہئے۔ یعنے اوّل مسیحی ہونا ایک بات ہو اور مسیح کا خادم ہونا اور بات ہے۔

رسولی کلیسیا میں خادم مقرر کرتے وقت اس بات کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔ جیسے اعمال ۶: ۳ میں مرقوم ہے کہ اپنے میں سے سات نیک نام شخصوں کو چن لو جو روح اور دانائی سے بھرے ہوئے ہوں کہ ہم اُن کو اس کام پر مقرر کریں۔ کیونکہ اس ہماری خدمت کے لئے ایک فوق العادت کی ضرورت تھی۔ ان مسیحیوں نے ایمان سے خداوند مسیح کو اپنا نجات دہندہ اور نبی۔ بادشاہ۔ اور کاہن مانکر قبول کر لیا تھا۔ لیکن گواہی یا خدا کی پاک خدمت کے لئے ایک اعلیٰ طاقت یا کمال والی قوت کی ضرورت تھی۔



دیکھئے ہمارے خداوند مسیح نے آسمان پر صعود فرماتے وقت اپنے شاگردوں سے ایک اعلیٰ قوت بھیجنے کا وعدہ کر کے فرمایا۔ کہ تم ان باتوں کے گواہ ہو۔ اور دیکھو جس کا میرے باپ نے وعدہ کیا ہے میں اُس کو تم پر نازل کرونگا۔ لیکن جب تک عالم بالا سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے اس شہر میں ٹھہرے رہو۔ لوقا ۲۴: ۴۸ و ۴۹ آیت

اور دیکھئے لیکن جب روح القدس تم پر نازل ہوگا تو تم قوت پاؤ گے اور یروشلم اور تمام یہودیہ اور سامریہ میں بلکہ زمین کے انتہا تک میرے گواہ ہوگے۔ اعمال ۱: ۸ آیت

اور جب انتظاری کے بعد وہ روح القدس کا انعام عید پنتیکوست کے دن مل گیا۔ تو اُن کی زندگیوں میں سے آب حیات اُبل پڑا۔ اور پیالہ لبریز ہو کر چھلکنے لگا اور بڑے زور شور کے ساتھ گواہی دینے لگے۔ اور خدمت میں خداوند مسیح کے جانشین بنے وہی شاگرد جو تین برس کے عرصہ تک خداوند مسیح کے ساتھ رہ کر بڑے بڑے معجزات اور کرشمے دیکھ چکے تھے۔ مگر اپنے منجی کے قربان ہونے کے ایام میں بزرگ شاگرد پطرس نے ایک لونڈی کے خوف سے خداوند کا تین بار انکار کیا۔ اور سبھوں نے اپنا اپنا راستہ لیا۔ کیا ان شاگردوں سے یہ اُمید ہو سکتی تھی کہ یہ یروشلم کے عالموں اور فاضلوں کے منہ بند کر دینگے۔ یا اس اصلی خدمت کو انجام تک پہونچائینگے۔ لیکن جب ہم اعمال کی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہماری عقل حیران ہوتی ہے۔ کہ سبحان اللہ یا اللہ تیری شان کے قربان۔ اور جنکے بارے میں یروشلم سردار کاہن شاہد ہیں کہ ہم نے تو تمہیں سخت تاکید کی تھی کہ یہ نام لیکر تعلیم نہ دینا مگر دیکھو تم نے تمام یروشلم میں اپنی تعلیم پھیلا دی۔ اعمال ۵: ۲۸ آیت۔

یہ سب روح القدس کی معموری کا جلال ہے۔ یہاں نہ تو علم فلسفہ۔ نہ منطق نہ سائنس کی ضرورت ہے۔ پس یہی خادم کے لئے روح کی معموری ضروری اور مقدم ہے۔ الٰہی راز کا کھولنے والا اور خدمت میں دانائی بخشنے والا روح القدس معلم ہے۔

دوئم۔ خدمت کیا ہے؟

میری سمجھ میں روحوں کی نجات سب سے اوّل۔ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ کام نہ تو کسی مشن اور نہ مشنری کا ہے بلکہ خدا کا ہے۔ مشن اور مشنری دونوں خدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں۔ مرقس ۱۶: ۲۰ آیت پھر انہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی اور خداوند اُن کے ساتھ کام کرتا رہا۔ وغیرہ۔ اور کیونکہ ہم خدا کے ساتھ کام کرنے والے ہیں اور تم خدا کی کھیتی اور خدا کی عمارت ہو۔ ۱ قرن ۳: ۹ آیت

خدا مجھ کو اور آپ کو اس بڑے کام میں اپنا مددگار بناتا ہے۔ خادم کبھی بھی اکیلا نہیں وہ ہر جگہ دو ہے۔ ایک وہ دوسرا خدا۔

تو مت ڈر کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ ہراساں مت ہو کہ میں تیرا خدا ہوں۔ میں تجھے زور بخشوں گا۔ میں تیری کمک کروں گا۔ میں اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے تجھے سنبھالونگا یسعیاہ ۴۱: ۱۰ آیت۔ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ رہونگا۔ متی ۲۸: ۲۰۔

کیا ہم جو اُس کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس مشیت وعدہ کو اپنا کر لیا ہے؟ کیا اُس وعدہ کی صداقت ہماری خدمت سے تصدیق پاتی ہے؟ اگر پاتی ہے تو ہماری خدمت روح سے معمور خدمت ہے۔

دوم۔ چاہئے کہ خادم روح پاک کا بلایا ہوا اور مخصوص کیا ہوا ہو۔ جب وہ عبادت کر رہے اور روزہ رکھ رہے تھے تو روح القدس نے کہا کہ میرے لئے برنباؔ اور ساؤل کو اُس کام کے واسطے مخصوص کر دو۔ جس کے واسطے میں نے اُن کو بلایا ہے۔ اعمال ۱۳: ۲۔۴ و اعمال ۹: ۱۵ و ۱۶ آیات خادم کے لئے روح کی مخصوصیت اور بلاہٹ بڑی کسوٹی ہے۔

سوئم۔ ہماری خدمت کیسی ہو۔

اوّل خدمت کے لفظ اپنے نہ ہوں۔ بلکہ روح پاک کے سکھائے ہوئے ہوں۔ ہماری سب سے اعلیٰ لغات روح پاک کی طرف ہو۔ دیکھئے پولوس رسول کیا فرماتا ہے۔ "اور ہم ان چیزوں کو ان الفاظ میں نہیں بیان کرتے ہیں۔ جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں۔ بلکہ اُن الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں۔ وغیرہ ۱ قرن ۲: ۱۳ آیت۔ جب ہم بڑے بڑے میلوں میں منادی کرنے کو جاتے ہیں یا بازار میں منادی کرنے کو کھڑے ہوتے ہیں۔ جہاں آریہ صاحبان علم سائنس لیکر ہمارے اردگرد پھاڑنے والے بھیڑئیے کی طرح بھیڑیوں کی گھات لگائے رہتے ہیں۔ کہ کب موقعہ ملے اور پھاڑ کھائیں۔ اس وقت کون ہماری مدد کرتا ہے۔ اور بچاتا ہے۔ جو اُن کے علم سائنس کے بھرے ہوئے پیچیدہ و دقیق سوالوں کا جواب دے؟ اس وقت خدا اور روح القدس ہی ہماری مدد کرتا ہے۔ اور سخت مخالف معترض کو جواب دیتا ہے۔ اور ہماری جان کی حفاظت کرتا ہے۔

دیکھو وہ تو تیرے ساتھ لڑینگے۔ لیکن تجھ پر غالب نہ ہونگے کیونکہ خداوند فرماتا ہے۔ میں تیرے بچانے کو تیرے ساتھ ہوں یرمیاہ ۱: ۱۹ آیت

دوم۔ ہماری منادی اختیار اور قدرت کے ساتھ ہو۔ اور میری منادی میں حکمت کی لبھانے والی باتیں نہ تھیں بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھی۔ ۱ قرن ۲: ۴ آیت اس سے بڑھکر اور دیکھئے خداوند یسوع مسیح کی منادی کیسے بڑے اختیار کے ساتھ ہوتی تھی۔ متی ۷: ۲۹۔ کیونکہ وہ اُن کے فقیہوں کی طرح نہیں بلکہ صاحب اختیار کی طرح اُنہیں تعلیم دیتا تھا۔

یہ سب روح القدس کی معموری کا اظہار ہے۔

کیا یہ کمزور اور لاچار انسان کا کام ہے نہیں۔ ہم تو محض سمسون کی وہ جبڑے والی ہڈی ہیں جس سے سمسون نے ایک ہزار مرد جان بحق کئے دیکھئے۔ ہڈی کی کیا حقیقت ہے۔

لیکن اس ہڈی نے کب کام دیا جب سمسون پر خدا روح نازل ہوئی۔ قاضی ۱۵: ۱۴۔۱۷ آیات ہم بھی ہڈی کی مانند ہیں۔ جب خدا استعمال کرتا ہے تو اپنی روح

کی قوت عنایت کرتا ہے۔ جس سے ہم گناہ اور شیطان کے لشکر پر غالب آتے ہیں۔

پروس رسول روح سے معمور خدمت کرتا ہوا فرماتا ہے کیونکہ ہمارے لڑائی کے ہتھیار جسمانی نہیں بلکہ خدا کے نزدیک قلعوں کے ڈھا دینے کے قابل ہیں۔ چنانچہ ہم تصورات اور ہر ایک اونچی چیز کو جو خدا کی پہچان کے برخلاف سر اٹھائے ہوئے ہے مٹا دیتے ہیں۔ اور ہر ایک خیال کو قید کرکے مسیح کا فرمانبردار بنا دیتے ہیں ۲ قرن ۱۰: ۴۔ ۵ آیت۔

مستعد ہو کے لڑنا ہمیں جنگ سے برابر
شیطان کے قلعہ کو ڈھانا ضرور ہوگا
باہم انہیں کیا غرض ہے جو ہیں، روح کے تابع۔
جس نے مسیح کا کہنا ماننا ضرور ہوگا

ہم یہ خیال نہ کریں کہ یہ نعمت صرف خدا اور مسیح کے رسولوں ہی کے لئے مخصوص تھی۔ بلکہ ہر زمانہ کے لوگوں کے لئے ہے۔

بزرگ لوتھر کی تہ۔ گویں ریفارمیشن کے زمانہ اس قدرت نے ہر ایک مشکلات کو حل کیا اور کلام کے وقیق مسئلوں کی اصلاح کی گئی۔ اور بدعتی اور مردود فرقہ سے بچایا۔ اس ہی طرح سے ناکس اور فنی وغیرہ اور زمانہ حال کے سب بزرگ اور خادم الدین کی مشکلات کو حل کرتا ہے اور آئندہ زمانہ مستقبل میں کرے گا۔ یہ روح کی معمور زندگی اور خدمت ہے۔۔ ۔۔۔۔ آمین

راقم آپ کا قدمبوس
بابو لعل مبشر انجیل جلیل۔ رام پور۔
ضلع سہارنپور۔

جاپان کے جنگی جہاز نسبن میں ایک بارود کا پیپا پھٹا اور ۲۵ سپاہی اس سے مرے۔

خیمہ بیابان میں

گزشتہ سے پیوستہ

(۲) شیلوہ

اُس کے کھنڈر جو حال میں دریافت کئے گئے ہیں

شیلوہ کی نسبت سر چارلس ولسن موجودہ کھنڈرات کی نسبت اپنے سہ ماہی رسالہ تحقیقات ۱۸۷۳ء کے صفحہ ۲۷ و ۳۸ میں یوں فرماتے ہیں۔ شیلوہ کے کھنڈرات اس پستہ کو چھپاتے ہیں۔ جو پہاڑ کی فصلاخ پر واقعہ ہے۔ اور جو دو وادیوں کے درمیان ہے۔ اور جو خان لوبن کو اوپر سے قریب دو فرلانگ کے چھوڑ دیتا ہے اور وہاں سے سمندر تک چلا جاتا ہے۔ موجودہ کھنڈر۔ ایک گاؤں خلاہن نامی کے پائے جاتے ہیں۔ جہاں پر قدیم بنیادیں اُس زمانہ کی پائی جاتی ہیں جبکہ بنی اسرائیل نے ملک کو فتح کیا تھا اس کی بنیادیں پرانے زمانہ کے مصالحہ کی جوڑی ہوئی ہیں۔ اس کی چوٹی پر چند بڑی بڑی بنیادیں پائی جاتی ہیں۔ جو شاید محل یا قلعہ کی ہیں۔ اور اسکے دکھن جانب ایک عمارت پائی جاتی ہے۔ جس کے بڑے بڑے پشتہ مضبوط ہیں۔ چٹان اس تمام سطح پر تقریباً کھلی ہوئی ہے ایسا کہ وہاں پر کھود نے سے کسی عمارت کے برآمد ہونے کی امید پائی نہیں جاتی ہے۔ اتر کی جانب پشتہ کے نیچے کو ڈھلتا ہوا شاندار کی شکل جڑا ہوا ہے۔ جس کے درمیان ہموار صحن ہے۔ جو ۷۷ فٹ چوڑا اور ۴۱۲ فٹ لمبا چٹان میں سے کاٹا گیا ہے۔ چٹان مختلف جگہوں میں پانچ فٹ اونچا ہے۔ اور اس کی دونوں جانب کھودے ہوئے گڑھے ہیں۔ اور چند چھوٹے چھوٹے صفحے ہیں۔ چٹان کی ہموار جگہ کئی انچ مٹی سے چھپی ہوئی ہے۔ کچھ عجب نہیں کہ یہ ہموار حصہ خیمہ کے کھڑا کرنے کے لئے تیار کیا گیا تھا۔ اور یہودی ربیوں کی روایتوں کے مطابق یہ حصہ پتھروں کی چھوٹی دیوار سے بنایا گیا تھا۔ جیسے اور خیمہ کھڑا کیا گیا تھا۔ اور اگر یہ جگہ نہ ہو تو کوئی دوسری جگہ خیمہ کے کھڑے کرنے کے لئے پشتہ پر اس قدر وسیع نہیں ہو سکتی ہے۔ شیلوہ کا چشمہ ایک چھوٹی سی وادی میں واقعہ ہے جو چشمہ کے کھنڈر کے شمال مشرق کی طرف تھوڑے سے فاصلہ پر چھوڑ دیتا ہے۔ بالفعل اس چشمہ میں پانی بہت کم ہے۔ کیونکہ یہ چشمہ زمین کے نیچے جاکر ایک پتھریلی کھوئی چٹان کے حوض میں گرتا ہے۔ جو اب بند ہوتا جاتا ہے۔ بیان مذکورہ بالا کی نسبت میجر کلاڈر کانڈر۔ آر۔ ای اپنی فلسطین کے خیمہ میں اپنی کی کتاب پہلی جلد صفحہ ۸۱ و ۸۲ میں ذیل کا بیان اضافہ کرتے ہیں اُس ملک میں شیلوہ کی ہستی کی نسبت اور کوئی مقام اس قدر یقینی موجود نہیں ہے۔ موجودہ نام شیلوہ قدیم نشانات اور صورت اب تک قائم رکھتا ہے۔ جس کا ذکر بت پرست سیلانی کی نسبت بائبل میں پایا جاتا ہے۔ اسلاطین ۱۱: ۲۹ کو دیکھو ان کھنڈرات کی جگہ پرانے عہد نامہ کے شیلوہ کے بیان سے پورے طور پر مشابہت رکھتے ہیں۔ جیسا کہ پاک کلام میں ذکر ہے کہ بیتیل کے اتر طرف (جو اب بیتین ہے) اور اس شاہراہ سے جو بیتیل سے سکم کو جاتی ہے۔ اُس کے پورب طرف اور لبنا کی دکھن طرف قاضی ۲۱: ۱۹۔ ٹھیک اسی جگہ پر شیلوہ

خریداران نور افشاں کو مژدہ!

ناظرین، نور افشاں کو واضح ہو کہ ہر ایک پرانا خریدار اگر اس سال کے اپنے چندے کے ہمراہ تین نئے خریداروں کا چندہ بھی ادا کرا دے تو اُس کو نئی تصنیفات میں سے تواریخ کلیسیا کی ایک مجلد جلد مفت نذر ہوگی جس کی قیمت دو روپیہ ہے اور نیز اگر ہر ایک اپنے چندے کے علاوہ ایک نیا خریدار پیدا کرے تو ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب مفت ملیگی۔ ویدک شائستگی (رومن) قیمت ۸ر استادوں کا مددگار واسطے سنڈے اسکول سبق (رومن) قیمت ۲ر بائیبل یا قرآن (اردو) قیمت ۱۰ر یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۱۲ء تک منظور کی گئی ہے۔

ایڈیٹر و مینیجر نور افشاں۔ لودیانہ۔ پنجاب۔



کے کشمیر واقعہ ہیں۔ اس جگہ کے جنگلی پہاڑوں کا منظر سیدونہ کے پہاڑوں سے بڑھ چڑھ کر ہے۔ پہاڑوں کا سرخ رنگ جو نہایت بلند ہیں بنسبت جنگل دور بیابان پہاڑوں کے جو یروشلم کے نزدیک ہیں کہیں زیادہ خوشنما نظر آتے ہیں۔ انجیر اور زیتونوں کے باغ وہاں بہت کثرت سے پائے جاتے ہیں لیکن فصل کبھی اچھی نہیں ہوتی ہے۔ جیسی کہ بیت الحم کے آس پاس ہوتی ہے۔ ایک گہری وادی اس قصبہ کے اتر طرف واقعہ ہے۔ اور اس کے پہلو میں بہت سی قبریں چٹان میں کٹی ہوئی پائی جاتی ہیں یہ شیلوہ کے قبرستان کے نمایاں نشان ہیں۔ اگرچہ غالب کہ ایک وقت میں اس چشمہ کے چاروں طرف اور وادی کے مغرب میں واقعہ تھے جس جگہ پر کہ پانی بھی موجود ہے۔ اس گاؤں کے برباد ہونے سے بربادی کا اثر ویران پہاڑوں کے چاروں طرف بھی پایا جاتا ہے

(باقی دارد)

روح القدس کی تلطری ڈوری

گذشتہ سے پیوستہ

اور نہ لہریں اس کو حرکت دے سکتی ہیں۔ اسی طرح ٹریبوک دل کے واسطے اطمینان کی ایسی گہرائیں ہیں کہ جن میں حرکت نہیں ہو سکتی۔ اور ان کے دلی آرام کی رسی میں خلل واقع نہیں ہو سکتا کی تصویر اس عجیب تفرقے کھینچی جاسکتی ہے؟ خدا کا اطمینان خدا کا اطمینان لمحہ بھر کے لئے غور کرو کہ خدا کا اطمینان کیسا عجیب ہے۔ اس میں کسی قسم کی کمزوری غلطی یا گناہ نہیں ہے۔ اس میں کوئی گزشتہ بات ایسی نہیں ہے۔ جسکے لئے افسوس کیا جاسکے اور نہ ہی کسی آنے والے خطرے کا ڈر ہے کوئی ایسی خطا نہیں کی جسکے لئے بچ کیا جاوے۔ اور نہ کوئی غلطی کی گئی ہے جسکا زہر اسی کوئی تجویز نہیں ہے جو بر نہ آئی ہو۔ اور نہ کوئی ایسا مقصد ہے کہ جس میں کامیابی نہ ہوئی ہو۔ موت اس کو مغلوب نہیں کر سکتی۔ اور دکھ اسکو کمزور نہیں کر سکتا۔ کوئی معراج نہیں جو پروانہ ہوا ہو۔ خطرے کا کوئی ایسا موقعہ نہیں کہ جس میں حفاظت نہ کی گئی ہو۔ ماضی۔ حال اور مستقبال سب یکساں ہیں۔ ازلیت۔ ابدیت۔ زندگی یا موت۔ امید یا خطرہ۔ طوفان یا شانتی نہ یہ سب اور نہ کوئی اور ایسی چیز جو اس عالم کے اندر ہے۔ اس کے اطمینان میں جو اپنے تئیں خدا کا اطمینان کہتا ہے خلل انداز ہو سکتی ہو۔ یہ وہ اطمینان ہے جو ہمارا ہو جاتا ہے کہ ہم اس پر قبضہ کر لیویں۔ خدا کا اطمینان تمہارے دلوں اور جانوں کی نگہبانی کریگا؟ یہ انسانی اطمینان نہیں جو آدمی اپنی کشمکش اور خود ضبطی سے حاصل کرتا ہے۔ بلکہ یہ الٰہی اطمینان ہے۔ ہاں یہ وہ اطمینان ہے۔ جو خود خدا اپنے میں رکھتا ہے۔ بلکہ وہ خود ہے۔ اسی سبب سے یسوع فرماتا ہے کہ "اپنی سلامتی میں تجھے دیتا ہوں"۔ انسانی یعنے انسان کی بنائی ہوئی سلامتی یا اطمینان جو زندگی کے حالات کے بموجب بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ ناقص ہے لیکن مسیح کی سلامتی یا اطمینان کیسی بڑی بخشش ہے جب ہم اُن حالات پر غور کرتے ہیں۔ جن میں ہو کر مسیح نے یہ الفاظ کہے تو یہ سلامتی کیسی عجیب معلوم ہوتی ہے۔ مسیح نے یہ الفاظ اپنی موت سے پیشتر ہی کہے تھے۔ اُس کا ایک دغاباز شاگرد اس کو بوسہ دے کر پکڑوانے کو ہے۔ اس وقت اُس کی آنکھوں کے سامنے لوگوں کی لعن طعن خون سے بھرا ہوا راستہ جو موت کو جاتا ہے۔ باپ کا اپنے چہرے کو چھپا لینا۔ کانٹوں کا تاج اس کی بادشاہت کی نسبت ٹھٹھہ کرنے کے لئے اُس کو ارغوانی پوشاک پہنانا۔ اور صلیب کا سخت عذاب تھا۔ اگر کسی وقت انسان کی روح عذاب سے ٹوٹ جاسکتی ہے یا خوف سے دب جانی چاہئے تھی تو وہ وقت بھی تھا۔ لیکن بجائے تاریکی ڈر اور بیکسی کے اس کا عجیب کلام یہ سنائی دیتا ہے "میں اپنی سلامتی میں تمہیں دیتا ہوں۔ فی الحقیقت یہ اطمینان ہمارے حاصل کرنے کے قابل ہے۔ فی الحقیقت جو ایسا اطمینان یا سلامتی چونکہ وہ کسی کی دغابازی دوکھ اور موت سے جاتی نہیں رہتی گزشت والا اطمینان یا سلامتی ہے جس کی نسبت یسوع مجبوراً کہہ سکتا تھا کہ میں اسے تمہیں دیتا ہوں۔ یہ تمہارے پاس رہے گی۔ یہ خدا کا اطمینان ہے۔ جو ہمیشہ رہتا ہے۔

میرے بچو! غور کرو میری تکلیف کو اس سے بڑھ کر تکلیف تم پر کبھی نہ آوے گی تو بھی میری سلامتی یا اطمینان قائم رہتا ہے میری سلامتی سخت سے سخت آزمائش میں بھی قائم رہتی ہے۔ یہ کبھی جا نہیں سکتی اور یہی میں تمہیں دیتا ہوں

چند سال گزرے ہیں کہ ولایت کے ایک شہر بنام جانسٹون میں ایک دفعہ پانی کا سخت رو گیا۔ ہمارے ایک دوست نے اس کے متعلق اپنا ذاتی تجربہ بیان کیا۔ جو ایسا دلکش تھا کہ ہم اُس کو کبھی بھول نہیں سکتے۔ اس شخص کا گھر اس شہر کے نیچے کی طرف تھوڑے فاصلہ پر تھا۔ جب رو آیا تو یہ شخص معہ اور چند شخصوں کے ایک لمبا رسا لیکر پل پر گیا تاکہ ان کو جو بدقسمتی سے رو کی زد میں گر دریا میں بہے جاتے ہوں بچا لیوے۔ جب وہ اس طرح انتظاری میں کھڑا تھا تو اُس نے دیکھا کہ ایک گھر تو اوپر پانی میں ہے دریا کی زور دار لہروں کے ساتھ بہتا ہوا اُس کی طرف آرہا ہے۔ اس بہتے ہوئے گھر کی چھت پر اُسکو ایک عورت کی شکل دکھائی دی۔ یہ دیکھکر اس کو بچانے کی زور دار خواہش اس کے اندر پیدا ہوئی۔ اور ہمدردی سے اُس کا دل جلد جلد حرکت کرنے لگا۔ وہ اس کو بچانے کے لئے فوراً تیار ہو کر آگے بڑھا اور پل کے نزدیک پہونچکر بڑی اُمید کے ساتھ رسا پھینکا۔ مگر بدقسمتی سے رسا عین جگہ پر پہنچا نہیں۔ چونکہ گھر پل کے محراب کے نیچے بہ گیا تھا اس واسطے وہ پل کی دوسری طرف کو دوڑا اور بڑی پھرتی اور اُمید سے دوبارہ رسا پھینکا مگر افسوس کہ وہ بھی ناکامیاب رہا۔ یہ کہہ کر اُس دوست نے بتلایا کہ جب اُس عورت کو بچانے کی آخری اُمید جاتی رہی اور اب اُس کے لئے موت سے بچنا ناممکن معلوم ہوا تو اس عورت نے جس نے اپنے ہاتھوں سے گھر کے چھجے پر ٹیکا ہوا تھا اور شکر گزاروں کے سادہ پر محبت چہرہ سے میری طرف دیکھا۔ مرتے دم تک میں اس چہرہ کی حالت کو نہیں بھول سکتا۔ خوف۔ ڈر اور مایوسی جس کی ایسے وقت میں اُمید کی جاسکتی ہے۔ کہ بجائے اُس کا چہرہ اطمینان تسلی اور قائم رہنے والی سلامتی سے بھرا ہوا تھا اور ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ اُس کے بچانے میں جو کوشش میں نے کی ہے وہ اس کو بچا نہیں سکتی

اور جوں جوں وہ بہتی ہوئی موت کی نسبت متیقن ہوتی جاتی تھی اسی قدر اس کا چہرہ زیادہ سے زیادہ ایسا جلالی ہوتا جاتا تھا جو اس دنیا میں کہیں دکھائی نہیں دیتا اور جسکو پانی کے بڑے سے بڑے ریلے دھو بھی نہیں سکتے۔ اس کہانی کو کرتے ہوئے جب میری آنکھوں سے خود بخود آنسوؤں کی دھارا بہہ رہی تھی تو میں نے خیال کیا اور کہا "میرے دوست"۔ وہ عورت ضرور خدا وند کی بیٹی تھی اور وہ اس کو جانتی تھی۔ وہ قوت جس نے اس کو ایسی حالت میں قایم رکھا۔ خدا کا اطمینان تھی۔

(باقی آئندہ)

میاں بیوی کا دینی مناظرہ

گزشتہ سے پیوستہ

میاں:۔ شروع سے پیشتر ابھی میں نے وہ آیت کل ہی پڑھی ہے۔ لوقا کی انجیل میں ہے۔ دیکھو ابھی ڈھونڈ نکالتا ہوں (پانچ منٹ کے بعد) یہ ہے۔ لوقا ۱۲:۵۱۔ "کیا تم سمجھتے ہو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں؟ میں کہتا ہوں نہیں بلکہ جدائی کرانے"۔ یہاں پر صاف لکھا ہے کہ وہ جدائی کرانے آیا۔

بیوی:۔ کیا آپ کا خیال ہے کہ اس جدائی سے مراد مختلف مسیحی فرقے ہیں اور کہ مسیح نے ان مختلف فرقوں کو اس لئے مقرر کیا ہے کہ ہر قسم کے مسیحیوں کے حسب حال ہو؟

میاں:۔ اس کے سوائے اور معنے ہو ہی کیا سکتے ہیں؟

بیوی:۔ مجھے سچ مچ آپ پر حیرانی آتی ہے۔ اس سے وہ جدائی مراد ہے جو انسان کو نجات حاصل کرنے کے بعد دنیا سے کرنی پڑتی ہے۔ دنیا کے لوگوں اور خدا کے لوگوں میں فرق ہے۔ اگر آپ اگلی دو آیتیں پڑھیں تو آپ کو یہ بات معلوم ہو جائیگی۔

میاں۔ نہیں لیکن مجھ کو معلوم ہے کہ ہم سب یک رائے نہیں ہو سکتے۔

بیوی:۔ ایسا اُس وقت ہوتا ہے جب ہم بالکل اپنی ہی سمجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ لیکن اگر ہم اپنے آپ کو بالکل اُس کے تابع کر دیں۔ اپنے آپ کو فروتن بنائیں۔ اور اس فروتنی میں اپنی رایوں کو ترک کریں۔ تب خدا اپنی روح القدس کی بخشش ہمیں دیگا۔ اور وہ ہماری رہنمائی کریگی۔ تاکہ اس کے کلام کو ایک ہی طریق سے سمجھ سکیں۔

میاں:۔ ہرگز نہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا۔

بیوی۔ یہ ناممکن اگر معلوم ہوتا ہے۔ جبکہ دونوں کو خدا کی روح نے روشن نہیں کیا ہے۔ اور وہ اپنے ہی طریق پر چلتے ہیں کیوں اور کتابوں کو لوگ ایک ہی طریق سے سمجھتے اور بیان کرتے ہیں۔ کیوں اُن کتابوں کے سمجھنے میں ایسا تفرقہ نہیں ہوتا۔ جیسا بائبل کے سمجھنے میں؟ دنیا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک چلے جاؤ سب لوگ دو اور دو کو چار ہی کہینگے۔ اس کے بارے کسی کی اختلاف رائے نہیں ہے۔ بائبل میں آیا ہے جو کوئی خدا سے پیدا ہوا ہے گناہ کر نہیں سکتا۔ کیوں ہر ایک انسان اسکو یکساں قبول نہیں کرتا۔ جیسے دو اور دو چار کے ماننے کے لئے کسی کی رائے کی ضرورت نہیں ہے۔ ویسے ایسے ہی ہمیں بھی کسی رائے کی ضرورت نہیں ہونی چاہئے۔ جیسا لکھا ہے ویسا اس کو مانیں۔ ہر ایک جو روح القدس کو اپنا اُستاد جانتا ہے اس کو ویسا ہی سمجھیگا۔ ہم رائے ہونا بالکل ناممکن بات ہے۔

میاں:۔ پولوس رسول اور برناباس میں اختلاف ہوا۔ ان کی ایک رائے نہ تھی۔ اب تو تم کو سر تسلیم خم کرنا ہی پڑیگا۔

بیوی:۔ البتہ سچائی کے سامنے سر خم ضرور کرونگی۔ کسی معاملہ میں اُن کی ایک رائے نہ تھی۔ لیکن کیا یہ بات کوئی بائبل کی تعلیمی بات تھی۔ یہ ایک انتظامی بات تھی۔ برناباس مرقس کو ساتھ لیجانا چاہتا تھا۔ مگر پولوس کی رائے اس کے خلاف تھی۔ یہ اختلاف مسیح کی تعلیم کے کسی اصولوں کی بابت نہ تھا۔ جب بائبل کی تعلیم میں اختلاف رکھتے ہیں اور عبادت کے مختلف طریقوں کو مانتے ہیں تب ہم میں جدائی ہوتی ہے۔ اور پولوس اس کو گناہ سمجھتا ہے۔ کیونکہ اس کی کلیسیا میں بھی بعضوں میں جدائی تھی۔ جسکو جسمانی ہونیکا فتویٰ دیتا ہے۔

میاں:۔ تم ہمیشہ اِدھر اُدھر کی باتیں بنا کے اپنے مطلب پر آ ہی جاتی ہو لیکن اس سے تو تم کو انکار نہیں کہ یہ جدائیاں مدتوں سے چلی آتی ہیں اور ہمیشہ تک چلی جائینگی۔ ہمارے پادری نے کہا ہے۔ کہ جدائیاں ایک بُرائی ہے۔ لیکن ایسی برائی جسکا ہونا لازمی ہے۔

بیوی:۔ ان جدائیوں کو برائی مانتے ہیں تو اس نے سچ بولا ہے۔ لیکن یہ سچ نہیں کہ یہ لازمی بُرائی ہے۔

میاں:۔ مختلف فرقوں کا ہونا ضروری ہے تاکہ وہ طریق جو ایک کلیسیا سے پورے نہ ہو سکے دوسری کلیسیا پوری کر سکے اور یوں سب کے سب حیات ابدی میں پہونچ جائینگے۔

باقی آئندہ

انعام

نُورافشاں کے نئے خریداروں کیلئے

۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء تک جو صاحب جو نُورافشاں کی خریداری کے لئے ہمارے پاس بھیج دینگے اُن کے نام شروع ۱۹۱۳ء سے ایک سال کے لئے اخبار نُورافشاں جاری کرایا جائیگا اور ذیل کا انعام بھی ملیگا۔ نام اور اڈریس خوشخط تحریر فرمائیے تاکہ کوئی غلطی واقع نہ ہو۔ درخواست کنندگان کی فہرست اور انعام پانیوالوں کی فہرست بذریعہ نورافشاں شایع کرائی جائیگی۔

جس کی سب سے پہلے درخواست ہوگی

اول عہ دوم ۱۲ سوم ۱۰ چہارم ۱۰ پنجم ۸ ششم ۸ ہفتم ۸

ناظرین نورافشاں جہانتک آپ سے ہو سکے عوام کو اور اشتہار دکھا کر اور منادی کر کے آگاہ کیجئے فقط۔ پادری این۔ ایل۔ خوشاب ضلع شاہ پور پنجاب





مضامین

کانشنس یا ضمیر

گزشتہ سے پیوستہ -

اور اپنی زندگی کو اس کی بندگی اور خدمت میں بسر کرنا فرض کُلی ہے - یہ وہ باتیں کمال قدر دانی کے لائق ہیں - اور کوئی کانشنس جو درست ہو ان حکموں کو ٹال نہیں سکتی ہے -

رپ) کانشنس کو اُس کا کل اختیار خدا ہی کی طرف سے ملتا ہے - اپنے چھوٹے راج میں کانشنس خدا کی طرف سے اور خدا کے لئے حکومت کرتی ہے - جب لائق طور سے وہ اپنا کرے تو اس کی عرض خدا کی عرض ہے - خدا سے جُدا ہو کر اُس کا خاص زور اور اختیار جاتا رہتا ہے -

دث) ابنی آدم کی روحوں میں کانشنس خدا کی گواہ ہے - گواہ کا کام یہ ہے کہ کسی وجود یا شخص یا معاملے کی نسبت جو کچھ علم رکھتا ہو شہادت کے طور پر اس کا اظہار دے - کانشنس کے اول درجے کا یہی کام ہے کہ خدا کی ہستی اور جلال سے واقفیت پا کر ان باتوں کی نسبت گواہی دے - جب لائق طور سے کانشنس یہ اپنا بڑا کام کرے - تو علم مذکورہ صفائی کے ساتھ حاصل ہوگا - اور اس کی شہادت کمال تعبیر کے لائق ہوگی - کانشنس کی موجودگی اور اختیار سے شریعت کی ہستی اور حقیقت ثابت ہے - شریعت کے احکام سے حاکم کی موجودگی کا پورا ثبوت ملتا ہے - حاکم کے بغیر حکام غیر ممکن ہیں کانشنس میں بھی خدا اپنے آپ کو ظاہر کر دیتا ہے - اس قوت سے خدا کا بہت بڑا کلام سنتا ہے -

باقی دارد

شعر و سخن

جنگ مقدّس

خداوند ارض و سما ایک ہے -
قسم ہے خدا کی خدا ایک ہے -

برابر ہے اپنا وجود و عدم
ہماری بقا اور فنا ایک ہے -

عدم ابتدا ہے عدم انتہا
مری ابتدا انتہا ایک ہے -

نہ ہونگے یہ حادث رہیگا قدیم
غرض سب ہیں فانی بقا ایک ہے -

ذرا غور سے مراۃ دل کو دیکھ
یہ آئینۂ حق نما ایک ہے -

جنہیں کفر و الحاد کہتا ہے شیخ
فقط پھیر ہے راستا ایک ہو -

جہاں میں ہے غافل بہت سے طریق
مگر راہ صدق و صفا ایک ہے -

مآل سخن ذکر ہے یار کا -
کہوں سو طرح مدعا ایک ہے -

محل نظر کا ہے عجائب مقام
یہاں سند و بوریا ایک ہے -

فضیلت ملی ایک کو ایک پر - غرض ایک سے یا سوا ایک ہے -
جفا کار ابلیس کا خوب میل ہیں واقف ہوں وہ بے وفا ایک ہو
ہے انبوہ عشاق جیسے کے گھر مریض اتنے دار و شفا ایک ہے
ہزاروں شہید محبت ہیں دفن - گلی اس کی اور کربلا ایک ہو -
دوئی کو نہ دے دل میں غافل جگہ - زباں ایک ہو اور خدا ایک ہے -
کہو گے جو کچھ تو سنو گے بھی کشتہ ہنسی میں تو شاہ و گدا ایک ہے

کشتہ (فیض آبادی)

انتخاب الاخبارات

گفتگوئے صلح

میدان جنگ سے خبریں اطمینان بخش آرہی ہیں - اُمید ہے کہ ہفتہ عشرہ کے نیچے جنگ ملتوی ہو جائے اور ریاستہائے بلقان و ٹرکی میں شرائط صلح طے ہو جائیں - بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ بلغاریہ کو جو کچھ حاصل کرنا تھا وہ حاصل کر چکا اور اب وہ مزید قربانی جان اور مال کی اس وجہ سے کرنا نہیں چاہتا ہے کہ ٹرکی سے لڑے تو وہ اور اغیار فائدہ اُٹھائیں - ٹرکی کے وزرا نے بھی یہی مناسب خیال کیا ہے کہ ایسے ملک کے دوبارہ حاصل کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے - جس کو اپنے قبضہ میں رکھنا محال ہے لہذا عجیب نہیں کہ صلح ہو جائے اور ۳ لاکھ بنی نوع انسان کے جان اور صرفہ کے بعد مزید خون خرابہ کی حاجت پیدا نہ ہو - مگر حالت یورپ کی نہایت نازک ہے - خوف ہے کہ کہیں آسٹریہ اور ریاستہائے بلقان کے درمیان جنگ نہ چھڑ جائے - جس سے تمام یورپ میں آگ لگ جاویگی - یورپ کی تاریخ میں یہ زمانہ نہایت نازک ہے - خدا کرے جلد یہ تصفیہ طے ہو -

(ہندوستانی)

حادثہ تھیٹر

بلہاؤ کے ایک پیغام تار میں افسوسناک خبر دی گئی ہے - وہ سوموار کی ہے وہاں کے سنی ماٹوگراف کے تھیٹر میں حرکتی تصاویر کا تماشہ ہو رہا تھا - تھیٹر کا مکان تماشائیوں سے پر تھا - اتنے میں کسی بدبخت نے آگ لگنے کا جھوٹا شور مچایا - پھر کیا تھا تمام مجلس مارے خوف کے چشم زدن میں برہم ہوگئی - لوگ اس افراتفری سے بھاگ نکلے کہ ۲۰ بچے اور چھ عورتیں بھیڑ بھاڑ کے پیروں تلے کچلکر ہلاک ہوگئے - ایسے وقت میں ہر ایک کو اپنی جان کی پڑ جاتی ہے - بچوں اور مستورات کی ہلاکت کا تکرار کیسا

دردناک تھا۔ معلوم نہیں کہ اس مہلک برہمی کا ذمہ وار کون تھا حالانکہ آگ لگنے کی بات بالکل غلط تھی۔ بعد کے پیغام سے ظاہر ہے کہ حادثہ ہذا میں بیالیس اشخاص ہلاک ہوئے اور ایک سو مجروح تھے۔

دیگر حادثات۔ منگلور کے ایک اور پیغام میں دو اور مہلک حادثوں کی خبر دی گئی ہے۔ ضلع ایلی نوئس کے مقام وانگیگان میں ایک فلور مل کے ذخیرہ نشاستہ میں انجن کے پھٹنے کا سخت حادثہ ہوا۔ اس سے ۳۲ آدمی وہیں مر گئے۔ اور ایک سو آدمی مجروح ہوئے ہیں۔ بعض کی حالت بہت ابتر ہے۔ اُسی روز فرانس کے مقام آلیس میں ایک کان کوئلہ میں گیس کے پھٹنے کے حادثہ سے چوبیس آدمی ہلاک ہو گئے ہیں۔ تفصیلات نہیں دی گئی ہیں۔ (اخبار عام)

سونے کی عجیب چوری

لندن سے خبر آئی ہے کہ حال میں ایک جہاز براہ برین ڈزلیسٹی۔ الگزینڈریا کو روانہ ہوا۔ اس میں سکہ طلائی کے دس بکس بھی تھے۔ وہ اسکندریہ میں پہونچانے تھے۔ ہر ایک بکس میں پانچ پانچ ہزار پونڈ بند تھے۔ وہ بنک آف انگلینڈ کی طرف سے تھے۔ جب اسکندریہ میں یہ بکس اُتارے تو دیکھا کہ دو بکسوں میں بجائے اشرفیوں کے ہموزن سیسہ بھرا تھا۔ لطف یہ ہے کہ بکسوں کی مہریں بدستور محفوظ تھیں۔ حیران ہیں کہ یہ کیسی چالاکی ہے۔ ڈیڑھ لاکھ کی اشرفیاں اس خوبصورتی سے غائب۔ غضب نہیں تو کیا۔ (اخبار عام)

چمڑے کی تجارت

نہایت افسوس ہے کہ احاطہ مدراس سے ۳ کروڑ ۰ لاکھ روپیہ کا چمڑہ ہر سال جرمنی بھیجا جاتا ہے۔ اگر یہ چمڑا ہندوستان میں کمایا جاتا تو اس سے ملک کو بھاری فائدہ پہونچ سکتا تھا۔ کیونکہ مدراس کا کردم چمڑا ہندوستان

میں سب جگہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ ہمارے ہندوستانی بھائی خام جنس ولایت روانہ کرتے ہیں۔ اور پھر وہاں اس کو بنا کر اہل ولایت اس ملک میں واپس بھیج دیتے ہیں۔ اس سے ان کو خاطر خواہ منافع ہوتا ہے۔ لیکن اہل ہند ہمیشہ گھاٹے میں رہتے ہیں۔ (آرمی نیوز)

ترقی زراعت میں گورنمنٹ کی امداد

پارلیمنٹ میں مسٹر بی کے سوال پر نائب وزیر ہند نے جواباً فرمایا کہ ہندوستان کے چند صوبہ جات میں کاشتکاروں کو تخم بہم پہونچانے اور طریقہ فن زراعت وکاشت کا عملی تجربہ کرانے کی غرض سے فارم کھولے گئے ہیں۔ سندھ میں امریکن روئی کی کاشت اعلےٰ پیمانہ پر کیگئی ہے۔ نیز فن زراعت کو ترقی و فروغ دینے کیلئے گورنمنٹ بہت کچھ غور و فکر کر رہی ہے۔ ہماری رائے میں اگر گورنمنٹ زمینداروں کو کاشت فصل کے موقعہ پر اچھی قسم کا تخم بہم پہونچانے کا مکمل انتظام کرے تو زمینداروں کی حالت اور پیداوار میں نمایاں اضافہ ہو سکتا ہے
(آرمی نیوز)

۸۰ روپیوں کے عوض میں تین آدمیوں کو پھانسی

انسان لاکھ کروڑ روپیہ خرچ کرنے پر بھی پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ لاکھوں کروڑوں والے روپیہ کے زور سے ہمیشہ زندہ رہ سکتے ہیں زندگی ایک بڑی نعمت ہے۔ لیکن افسوس انسان دنیاوی خواہشات اور نفس کی تابعداری میں ایسا غلام ہو جاتا ہے کہ تھوڑے سے طمع میں پھنسکر دوسرے آدمی کی جان ہلاک کر دیتا ہے اور خود پھانسی پر لٹکایا جاتا ہے۔ الہ آباد ہائیکورٹ نے جنوا پرموا اور بدلو نامی تین اشخاص کی اپیل سماعت فرمائی جس میں ان ہر سہ اشخاص کو بالزام قتل عمد ایک کس مسمی بگلوا۔ سزائے پھانسی عدالت ماتحت نے دی تھی۔ اس مقدمہ کے مختصر واقعات یہ ہیں کہ بگلوا کے پاس جو محنتی اور کفایت شعار تھا ۸۰ روپے جمع ہو گئے تھے۔ جن کو تھیلا میں ڈالکر گلے سے باندھے رکھتا تھا۔ ملزمان نے روپے دیکھکر مشورہ کیا کہ بگلوا کو قتل کر کے روپے باہم تقسیم کریں۔ چنانچہ بگلوا کو ساتھ لے گئے اور سات آٹھ کی تاڑی بلہور ضلع کانپور میں پلائی پھر آئے ایک سنسان کھیت میں لیجا کر گلا گھونٹ دیا اور مقتول کی نعش ایک کنوئیں میں پھینک دی۔ مقتول کے بٹوہ سے بدلو نے روپے نکالے تھے اس نے صرف پندرہ روپے جنوا کو اور دس روپے پٹولال کو دیئے۔ اس پر مجرمان کا باہم جھگڑا ہو گیا اور بدلو نے جنوا کو لاٹھی ماری وہ دفعتاً پولیس میں چلا گیا اور کہا کہ میرے روبرو باقی مجرمان نے بگلوا کو مار دیا ہے۔ تفتیش شروع ہوئی پولیس نے پٹولال کو سرکاری گواہ بنایا اور ہر سہ مجرمان کو سزائے پھانسی کا حکم دیا۔ مجرمان کی اپیل سر جارج ناکس اور مسٹر جسٹس محمد رفیق کے اجلاس میں پیش ہوئی۔ فاضل ججان نے قرار دیا کہ ہر سہ مجرمان کے خلاف قتل عمد کی کافی شہادت ہے۔ لہذا اپیل نامنظور اور تینوں اشخاص پھانسی پر لٹکائے جائیں۔ (ا)

۳ اطلاع ضروری ۱

حسب معمول اپنے اور اپنے خریداروں کے فائدے اور آسانی کیلئے ہم ۳ جنوری ۱۹۱۳ء کو اخبار اُن صاحبوں کے نام جنکا چندہ بابت ۱۹۱۳ء وصول نہیں ہوا۔ وی پی بھیجینگے۔ وی پی کے لینے میں کوئی ہتک نہیں بلکہ آسانی ہے یعنی منی آرڈر کرنے کی تکلیف نہیں اٹھانی پڑتی جن صاحبوں کی طرف سے ۱۹۱۳ء کا چندہ وصول نہیں ہوگا۔ اُن کا اخبار بند کر دیا جائیگا۔ اسلئے کہ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجاتی ہے۔

المشتہر: مینیجر نور افشاں۔

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جیمس آر صاحب حصہ اول ۶ر+
تحقیق بائبل	مصنفہ مرتس ڈاڈز صاحب - ۴۰ر+
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی - ڈی - ۹ر+

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲ پائی
رومن اردو	″	۲ پائی
گورکھی	″	۲ پائی
بچّوں کی پرورش	″	۱ر
تواریخ بائبل	″	۸ر
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اُردو	″	۱ر
گورکھی	″	۱ر

۱-اسلام میں مسیح ۱۰ر	۴- وشنو کے دس اوتار ۲ر
۲-ینابیع القرآن ۳ر	۵- آواگون یا آئندہ زندگی ۱ر
۳-بائبل یا قرآن ۱۰ر	۶- تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷- سیر ہند معہ تصویرات اُردو ۸ر

کوئی گھر ان سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱-رامپال سنگھ رومن اُردو ۸ر

۲-تلاش حق اُردو و رومن اُردو ۳ر ۶ر+

۳-دولت لازوال اُردو ۳ر - ۵ر - ۸ر+
رومن اُردو ۸ر+

۴-عزت بے مثال اُردو ۳ر - ۵ر - ۸ر+
رومن اردو ۸ر+

۵-اصلاح اخلاق ۴ر+

۶-ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر+

۷-شادی کی بابت خیالات ۱ر+

۸-سچّی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی+

۹-صفائی کی ضرورت ۳ پائی+

۱۰-رہنمائے تعلیم رومن اُردو ۴ر+

تواریخ کلیسیا

دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ ۱۸۶۵ء میں چھپی تھی - پادری - ای - ایم ویری صاحب ڈی - ڈی نے جس وقت وہ تھیالوجیکل سمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے - تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی - اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آج تک کے درج ہیں - یہہ نہ صرف ٹکسٹ بک ہے - بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے - قیمت فی جلد ۱۲ر+

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے - اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں - تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں - اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے - قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی - نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای - ایم ویری ڈی - ڈی - آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی - پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

خضاب لاجواب

دلپسند خاص وعام

یہہ تیل ہی تھوڑا سا شیشی میں سے نکالکر سفید بالوں پر لگا دو لگاتے ہی سفید بال کالے بھونرے ہو جاتے ہیں بال ایسے کالے اور چمکدار معلوم ہوتے ہیں جیسا اٹھارہ برس کا جوان ہر ہفتہ میں ایکبار اگر اس نایاب تیل کو سر کے اوپر یا ڈاڑھی یا مونچھہ پر لگایا جاوے وہ آدمی ہمیشہ خلائق کی نظر میں جوان معلوم ہوگا۔ نہایت پختہ رنگ عجیب تیل ہے۔ ایک آدمی کے لئے ایک بکس چھہ ماہ تک چلتا ہے قیمت فی بکس ایک روپیہ (عہ) آرڈر بذریعہ وی پی آنے چاہئیں +

ملنے کا پتہ۔ حضرت مولانا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ صاحب ہمدانی مالک کارخانہ خضاب لاجواب پوسٹ ماہم ویلی نمبر ۴ بمبئی

مخزن مسیحی

یہہ رسالہ ہر ماہ پہلی اور پندرہ تاریخ بزبان انگریزی اور رومن اُردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے۔ اس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں + چندہ سالانہ بموجب تنخواہ خریداران کے ۱۲ر سے لیکر دو روپیہ تک ہے۔ نمونہ اڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور ہسوا یو۔ پی سے طلب کرسکتے ہیں +

ایم۔ ایم کاپتی کی کمپنی

سنگ مرمر و نلہا کا بیوپاری

زمین و دیوار اور فرنیچر کے لائق سفید اور فینسی ملاوٹاں مارسلز کی رنگین اور لال لادیاں و منگلولوی نلہا اور سنگ مرمر کے چوکھٹے۔ پارٹ لینڈ لیڈ سیمنٹ وغیرہ ہمارے یہاں یکجائی اور علیحدہ علیحدہ بھی کفایت کے نرخ سے ملیں گے +

ملنے کا پتہ

ایم۔ ایم کاپتی اینڈ کمپنی نمبر ۸۴ کسٹم ہاوس روڈ سرکل بمبئی

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

جلاب کی گولیاں

رات کو دو گولی کھاکر سو جاؤ دوسرے دن صبح کو دست صاف ہوگا پیٹ میں گرمی و مروڑ کچھ نہیں ہوگی تربہ معمول ستانے و کھانے پینے میں کچھ رکاوٹ نہیں ہوگی یہہ دوائی برسوں سے ڈاکٹر برمن صاحب اپنے مریضوں کو دیتے چلے آئے ہیں۔ یہہ گولیاں کل بیماریوں میں مقدار اور وزن میں گولیاں برابر ہیں ہر عیالدار کو ایک ڈبیہ رکھنی چاہئے قیمت سو گولیوں کی ڈبیہ (۵ر) ایک سے چھہ ڈبیہ تک محصول ڈاک پانچ آنہ (۵ر)

درد اور ریاحی درد کی دوا

ریاحی درد لفظ میں پہاڑ ہوجاتا ہے یہہ دوا لفظ میں تنکو رائی بنا دیتا ہے۔ درد ریاح جیسے میں چبک ٹیک رگوں میں لہریں۔ کن کنی سے جو کچھ ہو تو اس دوا سے فوراً آرام ہوجاتا ہے۔ درد وغیرہ نصف میں ہو دور ہوجاتا ہے قیمت ۱۲ ٹکیوں کی چھہ آنہ۔ محصول ڈاک ایک سے چھہ ڈبیہ تک ۵ر آنہ +

المشتہر

ڈاکٹر ایس۔ کے برمن ۵ و ۶ تاراچند دت سٹریٹ کلکتہ

پریسبٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۰ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۲ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے۔ اور نئے پراسپیکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

گئوتم راؤ کیشوا و شد ہالیا

میں

بنائی ہوئی دوائیاں

مشہور ڈاکٹر رامن گوپال کا آیوڈائزڈ ملا ہوا

سارساپریلا

یہہ جہاں مشہور سارساپریلا بہتیری دوائیوں سے تیار کرنے میں آیا ہے کہ جو دوائیاں بگڑے ہوئے خون کو درست کرکے اُسکو بڑھاتی ہیں جب خون ہی انسان کی زندگی ہے تو اُسکے بگڑنے پر ہر قسم کے عارضے پیدا ہوجاتے ہیں۔ اس میں کچھ اندیشہ نہیں۔ یہہ سارساپریلا خون بگڑنے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور دیگر قسموں کے امراض پر اپنا پورا پورا کیال رکھتا ہے اور ان سے پیدا ہونیوالی بیشمار بیماریاں لقوا گٹھیا منہہ اور بدن کے دیگر حصوں پر داغ پڑنا یا دو اشت میں کمی ہونا چیچک کی طرح کے پھوڑے ہونا ہتھیلی اور پاؤں کے تلووں میں کالے پھوڑے ہوجانا۔ اور سیاہ داغ پڑنا۔ تالو منہہ یا گلے میں سوراخ ہوجانا۔ ہاتھہ پاؤں کی طاقت میں کمی ہونا بدن کا آماس کرنا اور جلنا خون بگڑنے سے کھجلی پیدا ہوجانا داد اور پھوڑے ہونا آنکھہ سر اور ہاتھہ پاؤں کا جلنا پیشاب کے مقام میں جلن ہونا دیگر پرانے جھڑے عارضوں پر یہہ سارساپریلا بہت فائدہ مند ظاہر ہوا ہے قیمت فی شیشی عہ محصول ڈاک ۶ر +

ملنے کا پتہ۔ گئوتم راؤ کیشو کا دواخانہ ٹھاکردوار۔ بمبئی

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی اڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی براؤن چھپا